سوال

(104) بدعتی عالم امام کے پیچھے اقتدا کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بدعتی عالم امام کے پیچھے اقتدا کرنا خصوصاً صلوات خمسہ میں کوئی حرج نہیں ۔ علی ہذا القیاس وعظ و پند اگر بدعتی عالم کا استماع میں لائیں تو کیا مضائقہ کی بات ہے ، ممکن ہے کہ سامعین جو باتیں کہ وعظ کے اندر خلاف کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ کے ہوں خیال میں نہ لائیں ، بقیہ باتیں خیال میں لائیں اور خصم یہ کہتا ہے کہ بدعتی کے پیچھے نماز نہ پڑھیں اور وعظ و پند کو استماع میں نہ لائیں ، ورنہ سامعین بدعتی ہوں گے (مرشد) تعجب ہے کہ مؤمنین کے اندر تفرقہ ڈالنا اور ثواب سے ایسی خیر و برکت کی چیزوں سے محروم رکھنا ہمارے نزدیک مقولہ سے خصم کی نفسانیت صادر ہوتی ہے یا نہیں ، اس وجہ سے کہ بغیر خوض و فکر کے کسی کو بدعتی بنا دینا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس وقت کہ دستار فضیلت کا فرق مبارک پر رکھا گیا ہوگا من جانب اللہ کلید سقر کی ان کے ید مبارک میں دے دی گئی ، پس اختیار ہے جسے چاہنا دوزخ کے دخول کا حکم دے دینا بھلا غور تو کیجئے کہ لفظ بدعت کا کسی کی شان میں نکالنا گویا اس کے دوزخی ہونے کا ثبوت کرنا ہے ، خلاصہ کلام یہ ہے کہ بدعتی عالم امام کے پیچھے نماز پڑھیں گے یا نہیں اور وعظ و پند میں شریک ہوں گے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ بموجب حدیث شریف کے بدعتی کو قصداً امام بنانا نہیں چاہیے بلکہ اپنے میں سے جو اچھا شخص ہو اس کو امام بنانا چاہیے ۔ عن[1] ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جعلوا ائمتکم خیارکم فانھم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم رواہ الدار قطنی فی المنتقی ۔ اور بوقت ضرورت اگر بدعتی کے پیچھے نماز پڑھ لے تو جائز ہے مثلاً وہ حاکم یا رئیس ہے کہ اگر اس کا خلاف کرتے ہیں تو فتنہ اور فساد زیادہ ہو جاتا ہے جیسا کہ صحیح بخاری کے باب امامۃ المفتون والمبتدع میں مذکور ہے کہ لوگوں نے حضرت عثمان ؓ سے کہا : انک امام عامۃ و نزل لک ماتری ویصلی لنا امام فتنۃ ونتحرج یعنی آپ امام عامہ ہیں اور آپ پر جو مصیبت نازل ہوئی ہے اسے آپ دیکھ رہے ہیں اور ہم کو امام فتنہ نماز پڑھاتا ہے اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے کو ہم گناہ سمجھتے ہیں ۔ ، اس وقت حضرت عثمان ؓ نے فرمایا : الصلوۃ احسن مایعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معھم یعنی لوگوں کے سب عملوں سے اچھا عمل نماز ہے ، جب لوگ نماز پڑھیں تو ان کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرو یا اس لیے فرمایا ، تاکہ فتنہ زیادہ نہ ہو ، پس جب ایسا موقع ہو تو بدعتی کے پیچھے اگر نماز پڑھ لیں تو درست ہے اور ایسی ہی حالت پر یہ حدیث محمول ہے ۔ الصلوۃ المکتوبۃ واجبۃ خلف کل مسلم براکان اوفاجرا ۔ یعنی ضرورت کے وقت فاجر کے پیچھے نماز واجب ہو جاتی ہے ۔

وعظ کے سننے اور سنانے کا فائدہ یہی ہے کہ ہدایت ہو ، لوگ شرک و بدعت اور معاصی سے بچیں توحید اور اتباع سنت کو لازم پکڑیں اور ظاہر ہے کہ بدعتی مولویوں کے وعظ سے بجائے ہدایت کے گمراہی پھیلتی ہے ان کے بدعتی وعظ سے لوگ گمراہ ہوتے ہیں ، بدعت میں مبتلا ہوتے ہیں ، سنت کو چھوڑتے ہیں اور طرح طرح کی خرابیاں ہوتی ہیں رہا یہ خیال کہ ''بدعتی مولویوں کے وعظ کے اندر جو باتیں خلاف قرآن و حدیث ہوں ان کو سامعین خیال میں نہ لائیں اور باقی باتوں کو خیال میں لائیں'' صحیح نہیں کیونکہ ہر شخص کو اس کی تمیز نہیں کہ

کون بات قرآن وحدیث کے خلاف ہے اور کون موافق اور جس کو اس کی تمیز ہو، اسے خلاف اور ناحق اور منکر باتوں کو سن کر انکار کرنا چاہیے، ہاتھ سے یا زبان سے یا دل سے، ہاتھ اور زبان سے انکار کی یہی صورت ہے کہ اس بدعتی واعظ کو وعظ سے روکے اور دل سے انکار کی صورت یہ ہے کہ اس کی مجلس وعظ میں شریک نہ ہو، الحاصل بدعتی مولویوں کا بدعتی وعظ سننا نہیں چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (سید محمد نذیر حسین)

ھوالموفق :

ابن عباسؓ کی روایت مذکور جو دار قطنی سے منقول ہوئی ہے وہ ضعیف ہے مگر اس کی تائید حضرت انسؓ کی اس حدیث سے ہوتی ہے :

(ترجمہ) ''انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی مسجد قبا میں ان کی امامت کراتا تھا اور اس کو لوگ اپنے سے افضل سمجھتے تھے اور اس کے بغیر کسی اور کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ جانتے تھے۔''

---

[1] آنحضرت ﷺ نے فرمایا :اپنے میں سے بہترین آدمی کو اپنا امام مقرر کیا کرو کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ترجمان ہے۔

فتاوی نذیریہ

جلد01